بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّہ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے. فرمایا. مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہو گا اور دنیا میں دل کا اندھا بنا رہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہو گا اور کہے گا خداوندا تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا۔ خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلا یا تھا۔ فرمایا امام نے وہ آیات آئمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہے آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیوں کہ تو نے آئمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں۔

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے اور اس نے آئمہ کو از روئے عداوت ترک کیا۔ ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انھیں دوست نہ رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیرالمومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی جو کوئی آخرت کے فائدے کو چاہتا ہے فرمایا۔ جو ولایت امیرالمومنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدے میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دینی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یعنی دولت حق میں قائم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حصہ نہ ملے گا۔

توضیح: گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امامؑ نے بیان فرمائی ہے وہ اصل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں یہ تو خدا نے اپنے رسولؐ کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر ایک امام نے دوسرے کو بتائی بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا۔ یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں پس یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن فحول علما کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا۔ لہذا دوسری صورت یہ ہو گی کہ اس مفہوم کا رسولؐ کو القا ہوا تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے چونکہ رسولؐ نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا۔ لہذا تنزیل صورت میں تو ہے لیکن آیات کا جزو نہیں کہے جاتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک سو آٹھواں باب

وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

(بَابٌ) ۱۰۸

فِيهِ نُتَفٌ وَجَوَامِعُ مِنَ الرِّوَايَةِ فِي الْوَلَايَةِ

۱ ـــ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ

أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ ذَرٌّ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ وَالْإِقْرَارَ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالنُّبُوَّةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: زخرف ۴۳/۸۷
إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَا أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ، وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ. فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ فِيهِمُ النَّبِيِّينَ يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ یونس ۱۰/۷۴
بِاللهِ وَهُوَ قَوْلُهُ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللهُ» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ، فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جن کو وہ دوست رکھتا اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا۔ طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انھیں پیدا کیا اس چیز سے جسے وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے۔ پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شئے نہیں ہے یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں سمجھ سکتے۔ وہ ایک غیر مادی چیز ہے۔ پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انھوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کو نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنھوں نے ہمیں دوست رکھا۔ انھوں نے اقرار کیا اور جنھوں نے ہم سے بغض رکھا انھوں نے انکار کیا اور وہ لوگ ایمان نہ لائے جنھوں نے اوّل روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ تکذیب وہیں ہوئی تھی

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ الْغُمْشَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَلَايَتُنَا وَلَايَةُ اللهِ الَّتِي لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِهَا.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا وَتَفْضِيلِنَا عَلَىٰ مَنْ سِوَانَا .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نہیں آیا۔ مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْصَوْهُم وَإِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللهُ رَسُولاً إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ وَصِيَّةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ تمام صحف انبیاء میں ولایت علی کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمدؐ اور وصایت علی کا مقر نہ ہو۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالّاً وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

٨ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بابٌ فَتَحَهُ اللهُ ، فَمَنْ دَخَلَهُ كانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كانَ كافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالَى : لِي فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ .

۸۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جس کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئابٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قالَ : كانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثاقَ شِيعَتِنا بِالْوَلايَةِ لَنا وَهُمْ ذَرٌّ ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثاقَ عَلَى الذَّرِّ ، بِالْإِقْرارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ وَعَرَضَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أُمَّتَهُ فِي الطِّينِ وَهُمْ أَظِلَّةٌ وَ خَلَقَهُمْ مِنَ الطِّينَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْها آدَمُ وَ خَلَقَ اللهُ أَرْواحَ شِيعَتِنا قَبْلَ أَبْدانِهِمْ بِأَلْفَيْ عامٍ وَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَعَرَّفَهُمْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَرَّفَهُمْ عَلِيّاً وَنَحْنُ نَعْرِفُهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ .

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے عالم ذر میں ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا اور اپنی ربوبیت اور حضرت رسولؐ خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں درآنحالیکہ وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی روح کو ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرتؐ پر پیش کیا اور رسول اللہؐ کا تعارف ان سے کرایا اور علی علیہ السلام کو بھی پہچنوایا اور ہم اپنے شیعوں کو ان کے طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔